REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۹ صلح ۱۳۳۷ ہش ۲۹ جنوری ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۸ جنوری ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

معاہدۂ بغداد کے ممالک کو جدید ترین اسلحہ مہیا کرنے کا مطالبہ

غیر جانبدار ملکوں کی امداد پر شدید نکتہ چینی ۔ وزارتی کونسل کے اجلاس میں ملک فیروز خاں نون کی تقریر

انقرہ ۲۸ جنوری ۔ وزیر اعظم ملک فیروز خان نون نے کل معاہدۂ بغداد کی وزارتی کونسل کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے نام نہاد غیر جانبدار ملکوں کو بڑے پیمانے پر امداد دینے سے متعلق مغربی طاقتوں کی پالیسی پر زبردست نکتہ چینی کی ۔ اور اس پالیسی پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا ۔ وزیر اعظم نے معاہدۂ بغداد کے ملکوں کو جدید ترین اسلحہ مہیا کرنے کا بھی مطالبہ کیا ۔

قبرص کے مسئلہ پر ترکیہ کے موقف کی حمایت کی ۔ اور فلسطین ۔ الجزائر کشمیر اور نہری پانی کے تنازعات کے فوری حل پر زور دیا ۔

معاہدۂ بغداد کی وزارتی کونسل کے افتتاحی اجلاس میں وزیر اعظم نون کے علاوہ ترکیہ اور ایران کے وزرائے اعظم ۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر سلون لائیڈ اور عراقی وفد کے لیڈر جنرل نوری السعید کے علاوہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے بھی تقریر کی ۔ جو مبصر کی حیثیت سے اجلاس میں شریک ہوئے ہیں ۔ مسٹر ڈلس نے اپنے ملک کی طرف سے معاہدے کے ملکوں کی مکمل حمایت کا یقین دلایا ۔ اور کہا کہ اگر ان پر کسی جانب سے حملہ ہوا تو امریکہ حملہ آور کے مقابلہ پر زبردست طاقت بہم پہنچا دے گا ۔ مسٹر ڈلس نے مزید کہا حملہ آور کو جان لینا چاہیئے ۔ کہ اس کے نقصانات اس کے امکانی فائدے سے کہیں زیادہ ہوں گے ۔

جہاز ڈوبنے سے ڈیڑھ سو ہلاک

ٹوکیو ۲۸ جنوری ۔ مغربی جاپان کے ساحل پر ایک چار سو ستر ٹن وزنی جہاز طوفان میں پھنس کر غرق ہو گیا ۔ اور جہاز میں سوار ڈیڑھ سو افراد ہلاک ہو گئے ۔ غرق ہونے والوں میں ایک سو چھبیس مسافر اور عملے کے تیس ارکان شامل ہیں

جہاز کو تلاش کرنے والی ایک کشتی بھی ڈوب گئی ہے ۔ جس میں ستائیس افراد سوار تھے ۔ ان میں سے چار افراد تیر کر کنارے پر پہنچ گئے ۔ باقی لوگوں کا کوئی پتہ نہیں چلا ؛

مبلغ امریکہ چوہدری شکر الٰہی صاحب آج شام ربوہ پہنچ رہے ہیں

احباب ریلوے سٹیشن پر پہنچکر استقبال کریں

مبلغ امریکہ مکرم چوہدری شکر الٰہی صاحب سرزمین امریکہ میں ۱۱ سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد آج مورخہ ۲۸ جنوری بروز منگل شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ تشریف لا رہے ہیں ۔ مقامی احباب وقت مقررہ پر ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کا استقبال کریں ؛

(وکالت تبشیر ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج یونین نے انگریزی مباحثہ بھی جیت لیا

ربوہ ۔ یہ خبر باعث مسرت ہوگی کہ بورڈ آف سکنڈری ایجوکیشن کے انٹر زونل انگریزی مباحثہ میں جو گورنمنٹ کالج سرگودھا میں منعقد ہوا تھا تعلیم الاسلام کالج یونین کے مقرر مسٹر عبد اللہ ابو بکر کو بہترین مقرر قرار دیا گیا اور وہ اول انعام کے مستحق قرار پائے ۔

یاد رہے اس سے قبل اردو مباحثہ میں ہمارے کالج کے مقررین عبد الرشید صاحب اور عبد السمیع صاحب نے بالترتیب اول اور سوم پوزیشن حاصل کی تھی ۔ اور اس طرح ہماری کالج کی ٹیم زون کی بہترین ٹیم قرار دی گئی تھی ۔ تعلیم الاسلام کالج یونین کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کے مقررین نے انٹر زونل اردو اور انگریزی دونوں مباحثات میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے ۔ اور اپنے زون میں شاندار روایت قائم کی ہے ۔ آج تک کسی کالج کے مقررین نے ان مباحثات میں ایسا ریکارڈ قائم نہیں کیا ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کامیابیوں کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین

مرزا انس احمد وائس پریذیڈنٹ کالج یونین

وقف جدید انجمن احمدیہ کا قیام

وقف جدید کے انتظام کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک کمیٹی کا انعقاد فرمایا ہے جس کا نام "وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ" ہے ۔ حضور کے ارشاد کے ماتحت اس انجمن کو رجسٹرڈ کروا لیا گیا ہے سال ۱۹۵۸ء کے لئے حضور نے حسب ذیل ممبران مقرر فرمائے ہیں ؛

(۱) صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بی ۔ اے ربوہ
(۲) مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور "
(۳) مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب "
(۴) چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ "
(۵) مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری ربوہ
(۶) شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ لائل پور
(۷) سید منیر احمد صاحب باہری

حضور نے اس مجلس کا سکرٹری سید منیر احمد صاحب باہری کو مقرر فرمایا ہے ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ممبران کو صحیح طور پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قدم پر راہ نمائی فرمائے آمین

انچارج
دفتر وقف جدید

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں ۲۸ جنوری کو ۲½ بجے بعد دوپہر شروع ہو رہی ہیں پروگرام کے مطابق فٹ بال ۔ والی بال (Pair) کبڈی ۔ دوڑیں ۔ گولہ پھینکنا اونچی اور لمبی چھلانگ وغیرہ کے مقابلے ہوں گے ۔ جامعہ احمدیہ کے اولڈ بوائز اور دیگر احباب سے درخواست ہے کہ طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے تشریف لا کر ممنون فرمائیں ۔ اولڈ بوائز کی ۱۱۰ گز کی دوڑ ۲۹ تاریخ ۳ + ۴ بجے ہوگی ۔

۲۹ جنوری کو ساڑھے چار بجے بعد دوپہر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائیں گے ؛

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد ... پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اسلام ایک مستقل سچائی اور ابدی صداقت ہے

جو زمانہ کے حالات سے ہرگز متاثر نہیں ہوسکتی

اسلام کیلئے جو مصیبتیں نظر آ رہی ہیں درحقیقت وہ اسلام کی نہیں بلکہ مسلمانوں کی مصیبتیں ہیں جنہیں دُور کرنا ہم سب کا فرض ہے

ہماری جماعت میں اگر اپنے فرض کا احساس پیدا ہوجائے تو بغیر کسی کی طرف سے توجہ دلانے کے ہم تمام مشکلات کو دُور کر سکتے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ جنوری ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز چونکہ ناسازئ طبع کی وجہ سے ۲۴ جنوری کو خطبہ جمعہ کے لئے تشریف نہیں لا سکے تھے اس لئے اس ہفتہ ایک پرانا غیر مطبوعہ خطبہ احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں۔ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہماری جماعت میں اگر

اپنے فرض کا احساس

پیدا ہوجائے تو لمبی چوڑی تقریروں اور لمبے چوڑے وعظوں کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ جب کوئی شخص کسی پہاڑ کے دامن میں کھڑا ہو۔ اور وہ پہاڑ اس پر گر رہا ہو۔ تو اسے دوسرے علاقہ کے لوگ یہ بتانے کے لئے نہیں آتے کہ پہاڑ تم پر گر رہا ہے تم اپنی جان بچالو۔ جب کسی گھر میں آگ لگی ہوئی ہوتی ہے۔ تو اس کے ہمسائے اسے نہیں کہتے کہ وہ اپنی جان بچالے۔ بلکہ وہ آپ ہی آپ اس جگہ سے باہر چلا جاتا ہے جب پانی کا سیلاب کسی علاقہ کی طرف بڑھتا ہے تو کسی شخص کے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ لوگو اپنی جانیں بچالو بلکہ لوگ آپ ہی آپ اس علاقہ سے بھاگنا شروع کر دیتے ہیں اسی طرح

اسلام کیلئے جو آفتیں ہیں

اسلام کے لئے جو مصیبتیں ہیں۔ اور اسلام کے لئے جو تکلیفیں ہیں وہ درحقیقت اسلام کے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں کے لئے ہیں اور ان کا فرض ہے کہ بغیر اسکے کہ کوئی انہیں توجہ دلائے جس طرح سیلاب سے بچنے کے لئے لوگ دوڑ پڑتے ہیں جس طرح آگ سے بچنے کے لئے لوگ مکانوں سے نکل بھاگتے ہیں۔ جس طرح گرنے والے پہاڑ سے بچنے کے لئے لوگ اپنی جانوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ ان مصیبتوں سے بھی اپنے آپ کو بچائیں۔ جو کہنے والے کے لئے اسلام کی مصیبتیں ہیں۔ لیکن وہ اسلام کی نہیں بلکہ

مسلمانوں کی مصیبتیں

ہیں۔ کیونکہ اسلام ایک مستقل سچائی ہے اور کسی مستقل سچائی کو اس چیز سے واسطہ نہیں ہوتا کہ کوئی شخص اسے مانتا ہے یا نہیں مانتا۔ پس وہ مصیبتیں آفتیں اور مشکلات مسلمانوں کے لئے ہیں۔ ورنہ اسلام ان مشکلات کے دائرہ سے کلّی طور پر باہر ہے اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کسی علاقہ میں آندھی آجاتی ہے۔ اور سارے جو پر چھا جاتی ہے۔ تو سورج چاند اور ستارے نظر آنے بند ہوجاتے ہیں۔ اب بظاہر وہ آندھی چاند اور ستاروں کے لئے ہوتی ہے کہ وہ اس کی وجہ سے نظر نہیں آتے لیکن حقیقت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ آندھی انسانوں کے لئے ہوتی ہے۔ کہ سورج چاند اور ستارے انہیں نظر نہیں آتے ورنہ وہ اسی طرح چمک رہے ہوتے ہیں۔ اور فضا میں ان کے اسی طرح روشن ہوتی ہیں جیسے پہلے روشن تھیں۔ آندھی صرف چند فٹ کی بلندی تک ہوتی ہے۔ اور وہ بھی دس پندرہ میل کے علاقہ میں کہ جس میں وہ انسانوں کے ایک حصہ کو

سورج چاند اور ستاروں کی روشنی

سے محروم کر دیتی ہے۔ اسی طرح آندھی کی وجہ سے کچھ لوگوں کے مکان گر جاتے ہیں۔ کچھ چھتیں اڑ جاتی ہیں۔ کچھ غلے پراگندہ ہو جاتے ہیں۔ کچھ درخت اکھڑ جاتے ہیں کچھ کھیتیاں خراب ہو جاتی ہیں۔ لیکن یہ ساری چیزیں انسان کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہوتی ہیں سورج چاند اور ستاروں کے ساتھ تعلق نہیں رکھتیں۔ ان کھیتوں درختوں اور چھتوں سے سورج۔ چاند اور ستاروں کا کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ مکانوں میں سورج۔ چاند اور ستارے نہیں رہتے۔ چھتیں سورج۔ چاند اور ستاروں کی حفاظت نہیں کرتیں۔ ان چیزوں سے فائدہ اٹھانے سے محروم ہوتے ہیں تو انسان محروم ہوتے ہیں۔ سورج۔ چاند اور ستارے نہیں۔ جن کے لئے آندھی آئی ہوئی ہوتی ہے۔

وہ انسان ہوتے ہیں

کہ جن کے درمیان اور سورج چاند اور ستاروں کے درمیان گرد و غبار حائل ہو جاتا ہے۔ ورنہ سورج۔ چاند اور ستارے ہمیشہ سے روشن ہیں ہماری پیدائش سے لاکھوں کروڑوں سال قبل بھی روشن تھے اور شاید ہماری وفات کے لاکھوں کروڑوں سال بعد تک بھی اسی طرح روشن اور چمکتے رہیں گے جیسے وہ آج روشنی دیتے اور چمکتے ہیں۔ سورج اسی طرح گرمی پہنچاتا رہے گا جس طرح وہ آج پہنچا رہا ہے۔ سورج اور چاند کھیتوں کو اسی طرح فائدہ پہنچاتے رہیں گے اور پہنچاتے چلے جائیں گے جس طرح وہ آج پہنچا رہے ہیں۔ وہ جراثیم کو اسی طرح ماریں گے۔ اور مارتے چلے جائیں گے جیسے وہ ہمیشہ سے مارتے چلے آئے ہیں۔ ہاں ایک عارضی عرصہ میں اور

ایک خاص ماحول

میں انسان ان کے فائدہ سے محروم ہو جاتا ہے بظاہر دنیا سمجھتی ہے کہ سورج غائب ہوگیا ہے۔ بظاہر دنیا سمجھتی ہے کہ چاند اور ستارے چھپ گئے ہیں۔ اور اب روشنی نہیں دیتے۔ حالانکہ وہ برابر روشن ہوتے ہیں۔ اور روشنی پہنچا رہے ہوتے ہیں۔

یہی حال سچائیوں کا ہے

سچائی غائب نہیں ہوتی۔ سچائی نہیں مٹتی۔ انسان غائب ہوتا ہے اور انسان مٹ جاتا ہے۔ بے وقوف سمجھتا ہے کہ سورج چاند اور ستارے چھپ گئے ہیں۔ حالانکہ یہ خود چھپ جاتا ہے۔ اور

تاریکیوں میں پھنس جاتا

اور روشنی کے فوائد سے محروم ہو جاتا ہے مگر وہ اس محرومیت کو دوسرے کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔

سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ اسلام

تبلیغی جلسے اور تقاریر۔ رسالہ اسلام کی اشاعت اور اسکے اثرات۔ مسجد کیلئے زمین کے حصول کی کوشش

★ از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی اے انچارج سوئٹزرلینڈ مشن

تبلیغی جلسے اور تقاریر

بازل شہر زیورک شہر سے ۵۵ میل دور ہے۔ یہ ملک کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ اس کی سرحدیں جرمنی اور فرانس سے ملتی ہیں۔ یہاں پہلے بھی تبلیغی اجلاس منعقد کئے جا چکے ہیں اور ایک طبقہ اسلام سے دلچسپی رکھنے والوں کا پیدا ہو چکا ہے۔ مورخہ یکم اکتوبر کو یہاں ایک اور تبلیغی اجلاس کا انتظام کیا گیا۔ خاکسار نے عیسائیت اور اسلام پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ اس قدر طول اختیار کر گیا کہ خاکسار کو آخری گاڑی سے واپس آنا پڑا۔ بعض لوگوں نے پوچھا کہ اگلا اجلاس کب ہوگا۔ ایک خاتون نے اگلے دن قرآن کریم کا نسخہ طلب کیا تا اس کا موازنہ بائیبل سے کر سکے۔

زیورک میں مورخہ ۱۳؍اکتوبر کو ایک تبلیغی اجلاس کا انتظام کیا گیا۔ خاکسار نے پہلے ایک مختصر تقریر کی۔ اور بعد میں حاضرین کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ اس دن اسلامی لٹریچر کی ایک نمائش کا بھی انتظام تھا۔ جس میں مختلف زبانوں میں شائع ہونیوالی کتب و رسالہ جات لوگوں کو دکھائے گئے

ایک جگہ والڈ (WALD) میں خاکسار کو دو لیکچروں کی دعوت ملی ہوئی تھی چنانچہ پہلا لیکچر ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ دوسرا لیکچر مورخہ ۲۷؍نومبر کو "اسلامی ممالک کے نقطہ نگاہ" پر تھا۔ خاکسار نے موجودہ سیاسی حالات کی روشنی میں اسلامی ممالک کے ردعمل کو پیش کیا۔ دونو مواقع پر حاضرین میں رسالہ "اسلام" کے مختلف پرچے کثرت سے تقسیم کئے گئے۔ اور سوالات کے جواب بھی دئے گئے۔ منتظمین کی خواہش پر بعد میں بھی رسالہ "اسلام" کے نسخے وہاں بھجوائے گئے۔

زیورک کے نوجوان کے ایک گروپ کی طرف سے تقریر کی دعوت ملی۔ چنانچہ خاکسار نے مورخہ ۲۸؍نومبر کو ان کے ہاں جا کر اسلام پر عام فہم رنگ میں تقریر کی۔ اور عیسائیت کی بعض غلطیوں کی طرف اشارہ کیا۔ بعد میں ان نوجوانوں نے بہت دیر تک سوالات کے ذریعہ مزید معلومات حاصل کیں۔ ان لوگوں کے پتے حاصل کر کے انہیں رسالہ "اسلام" کا اگلا شیوع بھجوایا گیا۔

رسالہ "اسلام"

عرصہ زیر رپورٹ میں نومبر۔ دسمبر اور جنوری ۱۹۵۸ء کے شیوع تیار کئے گئے۔ جنوری کا پرچہ جوبلی نمبر کے طور پر شائع کیا گیا۔ کیونکہ یہ رسالہ کا سوواں شیوع تھا۔ اس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوٹو شائع کی گئی۔ نیز لندن ہیگ اور ہیمبرگ کی مساجد کی تصاویر بھی دی گئیں۔ رسالہ کا حجم معمول سے بڑا تھا۔ تینوں پرچوں میں حسب ذیل مضامین درج کئے گئے منصوعی سیارہ اور قرآنی تعلیم قانون قدرت کے بارہ میں خدا تعالیٰ کا کلام اسلام کی نشاۃ ثانیہ۔ جنگ میں اسلامی تعلیم توحید باری تعالیٰ کا صحیح مفہوم۔ احمدیت کیا ہے؟ جنگ کے دوران میں پورے ہونیوالے بعض رویاء۔ اسلام مغرب میں سوالات کے جوابات۔ ۱۹۵۸ء میں ہماری دعا۔ سوانح حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ تقسیم ہند کے بعد احمدیت کے نئے مرکز کا قیام۔ میں نے قرآن کریم کو کیسے پایا! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک رائے۔ احادیث نبویؐ۔ قارئین کے خطوط ریویو کتب۔ وغیرہ۔ یہ پرچے ۷۲۹ کی تعداد میں بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔ وی آنا کی یونیورسٹی کی لائبریری کو ایک پرچہ نمونہ کا بھجوایا گیا۔ تو انہوں نے فائل کے لئے سارے سال کے پرچے طلب کئے۔ اور اب انہیں اور دیگر لائبریریوں کو پرچہ باقاعدگی سے جاتا ہے۔

رسالہ "اسلام" کے مطالعہ کرنیوالے ایک صاحب اپنے تاثرات کا یوں اظہار کرتے ہیں:۔

"رسالہ اسلام کا جوبلی نمبر شائع کرنے پر میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں خدا تعالیٰ آپ کے کام میں مستقبل میں بھی برکت ڈالے۔ کام کے دوران میں آپ کو بہت سے مواقع خوشی کے اور بہت سے مواقع مایوسی کے بھی آئے ہوں گے۔ تاہم آپ اس امر پر یقیناً خوش ہو سکتے ہیں کہ آپ کو متعدد مقامات پہ اسلام کے خلاف بالکل بے بنیاد اور غلط باتوں کی تردید کی توفیق ملی۔ میں اس امر کا اندازہ بخوبی لگا سکتا ہوں کہ آپ کا کام آسان نہیں۔ وہ متعصب نظریات جو صدیوں سے چلے آتے ہیں۔ وہ ایک دن میں دور نہیں کئے جا سکتے۔ یہ بہت صبر والا کام چاہتا ہے۔ کیونکہ بہت سی طاقتیں محض اس کام پہ لگی ہوئی ہیں تا لوگوں کے سامنے اسلام کو ممکن ترین بھدی شکل میں پیش کیا جائے۔ مثال کے طور پہ اکثر ایسے مضامین پڑھنے میں آتے ہیں۔ جن میں لکھا ہوتا ہے کہ محمد اگرچہ مذہبی آدمی تھے تاہم آپ (نعوذ باللہ) بہت چالاک بھی تھے۔ حیرت ہے کہ یہ باتیں ایک ایسے شخص کے متعلق کہی جاتی ہیں جس کے متعلق اس کی بیوی (جو اسے یقیناً سب سے زیادہ جانتی تھی) یہ شہادت دیتی ہے کہ آپ کی زندگی آپ کی تعلیم کے مطابق اور آپ کی تعلیم آپ کی زندگی کے مطابق تھی"۔

اسی سلسلہ میں یہ ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ ایک چھوٹی سی کتاب میں جو چرچ کی طرف سے شائع ہوئی ہے ایک مضمون میں رسالہ

اعلان

مولوی محمد احمد صاحب ثاقب جو تبویب کے کام پر مقرر تھے اور جن کو بعض بدعہدیوں کی وجہ سے ہٹا دیا گیا تھا۔ ان کو مورخہ ۲؍۱؍۵۸ کو چار مستورات کے ہمراہ چنیوٹ سینما جاتے ہوئے دیکھا گیا۔ مولوی صاحب کے بیان کے مطابق یہ مستورات ان کے رشتہ میں ماموں کی بیٹیاں تھیں۔ اور اوکاڑہ کی رہنے والی تھیں۔ ان کے ہمراہ ان کے چھوٹے بھائی محمد اکرم بھی تھے۔ جب مولوی صاحب سے پوچھا گیا کہ سینما دیکھنے کیوں گئے تو کہا کہ میں اضطراری حالت میں گیا تھا

ناظر امور عامہ ۲۶/۱/۵۸

قصہ مشہور ہے

کہ کوئی اندھا اندھیرے میں لالٹین ہاتھ میں لئے جا رہا تھا کوئی سوجاکھا اس کے پاس سے گذرا تو اسے لالٹین ہاتھ میں لئے دیکھ کر ہنس پڑا اور کہنے لگا۔ میاں جب تجھے نظر نہیں آتا تو تجھے اس لالٹین کا کیا فائدہ؟ اس اندھے نے کہا۔ بے شک میں اندھا ہوں اور مجھے اس لالٹین کی ضرورت نہیں۔ مگر یہ لالٹین میں نے اپنے پاس سجاکھے اندھوں کے لئے رکھی ہے۔ تاکہ وہ اندھیرے میں مجھے ٹھوکر نہ لگائیں۔ اسی طرح یہ چیزیں یعنی سورج۔ چاند اور ستارے اپنے لئے فائدہ حاصل نہیں کر رہے ہوتے بلکہ

دوسروں کو فائدہ

پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ تریاق اپنی ذات کو فائدہ نہیں دیتا۔ ہاں جو اسے استعمال کرتا ہے وہ زہر کے اثر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ زہر اپنی ذات میں نقصان نہیں اٹھاتا ہاں انسان اسے کھاسے تو مر جاتا ہے۔ اسی طرح یہ چیزیں انسانوں کو ہی مارتی ہیں۔ اور جلاتی ہیں۔ پس جبکہ حالت یہ ہے تو بدقسمت ہے وہ انسان۔ جو باتوں میں اپنی ساری عمر ضائع کر دیتا ہے اور کام کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ ہر خرابی جسے وہ دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے۔ کہ وہ دوسروں کی طرف آ رہی ہے۔ حالانکہ وہ اسی کی طرف آ رہی ہوتی ہے۔ جیسے چاند اور ستارے آندھی کی وجہ سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ تو احمق انسان سمجھتا ہے۔ کہ ان کی روشنی جاتی رہی ہے۔ حالانکہ

حقیقت یہ ہوتی ہے

کہ چاند اور ستارے تو روشن ہوتے ہیں۔ وہ خود ان کی روشنی سے محروم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ احمق کبھی خیال نہیں کرتا کہ ہر تباہی جو دنیا پہ آ رہی ہے اس پر بھی آ رہی ہے ہر تباہی جو دنیا پہ آ رہی ہے اس سے وہ بھی محفوظ نہیں۔ کیونکہ وہ بھی دنیا سے باہر نہیں۔ اگر دنیا میں کوئی تباہی آئے گی۔ تو اس پر بھی آئے گی اس لئے اس کا فرض ہے کہ قبل اس کے کہ وہ تباہی آئے۔ وہ اس سے بچنے کی کوشش کرے لیکن

بدقسمت انسان

باتیں کرتا ہے۔ اور کام سے منہ موڑ لیتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ ان باتوں کی وجہ سے دنیا اسے سر پہ اٹھائے پھرے گی حالانکہ نہ دنیا بیوقوف ہے اور نہ خدا تعالیٰ۔ بیوقوف وہی ہے۔ جو غلط امیدیں لگائے بیٹھا ہو

"اسلام" کا نہ صرف ذکر شائع ہوا ہے بلکہ کس لیڈنگ آرٹیکل کا لمبا اقتباس بھی دیا گیا ہے تا قارئین کو اس امر کی طرف توجہ دلائی جاسکے کہ ہم اسلام کو کس رنگ میں بطور عالمگیر مذہب کے کے پیش کرتے ہیں۔

متفرّق امور

انگریزی دیباچہ قرآن کا خلاصہ خاکسار نے تیار کیا۔ جو قرآن کریم کے پاکٹ ایڈیشن کے ساتھ لگایا جائیگا۔ تحریک احمدیت کیا چیز ہے؟ کے موضوع پر رسالہ تیار کیا گیا۔ اسی طرح دیباچہ قرآن کریم کا روسی ترجمہ کروایا جارہا ہے۔ بعض اخبارات میں مشن کے متعلق خبریں خصوصاً خاکسار کی ۲۷ نومبر والی تقریر کا خلاصہ شائع ہوا۔ قرآن کریم کے جرمنی ترجمہ کے دوسرے ایڈیشن کے سلسلہ میں نظرثانی کا کام بھی خاکسار کرتا رہا۔ مشن کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں آخری امور سرانجام دئے گئے۔ اور اب یہ مرحلہ پایۂ تکمیل تک پہنچ گیا ہے۔ مقامی احباب جماعت کے اجلاس منعقد کئے گئے۔ سیلون گورنمنٹ کو ریڈیو پر احمدیت کے خلاف تقریر پر احتجاجی خط لکھا گیا نئے سال کے تہنیت نامے لوگوں کو بھجوائے گئے۔ مسجد کے لئے زمین کے حصول کی کوشش کی جاری رہی ہے۔ بعض لوگوں سے اسلام پر گفتگو ہوئی۔

ایک روز ایک صاحب سورہ کہف کے مضامین کی تفسیر کا علم حاصل کرنے کے لئے آئے۔ کیونکہ انہیں قرآن کریم کے مطالعہ کے دوران میں اس سورۃ کے مضامین سے دلچسپی پیدا ہوگئی تھی۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ہماری ادنےٰ مساعی کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ اور ان ممالک میں اسلام باحسن وجوہ پھیل جائے۔

حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم رضؓ صاحب کی زندگی کے

چند ایمان افروز واقعات

از مکرم مولنا عبدالمالک خان صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی

حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب رضی اللہ عنہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی تھے۔ ۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کو کراچی میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ میمن قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ ۱۸۷۳ء میں بمبئی میں پیدا ہوئے۔ والد صاحب کا نام آدم تھا بمبئی میں جامع مسجد کے نیچے آپ کی چھتریوں کی دوکان تھی۔ جس کی وجہ سے آپ چھتری والے مشہور تھے۔ آپ نے یکے بعد دیگرے پانچ شادیاں کیں۔ اس وقت آپ کے چار لڑکے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدی ہیں۔ اور کراچی میں کاروبار کرتے ہیں

نوعمری کا ایک واقعہ

حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کے والد سندھ کے پیر جناب رشید الدین صاحب کے مرید تھے۔ جو جھنڈے والے پیر کے نام سے مشہور تھے۔ بمبئی میں ان کے بہت سے مرید تھے۔ اس لئے آپ ہر سال وہاں تشریف لے جاتے۔ ایک موقعہ پر جبکہ سیٹھ صاحب بالکل نوعمر تھے آپ کے والد صاحب نے جناب پیر صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے اس بچے کی بیعت لے لیں۔ اس موقعہ پر سیٹھ صاحب مرحوم نے جناب پیر صاحب سے پوچھا کہ میرے بیعت کرنے سے مجھے فائدہ ہوگا یا آپ کو۔ ان کے اس کہنے پر جناب پیر صاحب نے سیٹھ صاحب کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔ اور توجہ فرما کر پانی لانے کا حکم دیا۔ جب پانی لایا گیا۔ تو آپ نے دم کر کے سیٹھ صاحب کو پینے کے لئے دیا۔ اور آپ کے والد صاحب کو کہا کہ تمہارا یہ لڑکا ایک بڑے بزرگ انسان کی بیعت کا شرف حاصل کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ حضرت سیٹھ صاحب کو ۱۸۹۶ء میں اس بزرگ انسان کی بیعت کا شرف حاصل ہوا یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ آپ کی بیعت کا واقعہ بھی نہایت عجیب و غریب ہے اور سلسلہ احمدیہ کی حقانیت کیلئے ایک روشن شہادت ہے۔ اور وہ یہ ہے

بیعت کا عجیب واقعہ

۱۸۹۳ء کا واقعہ ہے کہ سیٹھ صاحب کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کا علم پنجاب کے ان اخبارات سے ہوا جن میں حضور کے خلاف مضامین شائع ہوا کرتے تھے۔ آپ نے حضور کے دعوے کے متعلق پہلے تو زبانی طور پر لوگوں سے معلومات حاصل کیں۔ لیکن پھر طبیعت اس بات پر آمادہ ہوئی کہ خود حضور علیہ السلام کی تصانیف منگوا کر مطالعہ کیا جائے چنانچہ آئینہ کمالات تک جس قدر تصانیف تھیں وہ منگوائیں۔ اور جوں جوں انکا مطالعہ کیا دل میں آپ کی سچائی بیٹھتی گئی۔ لیکن فیصلہ کن قدم اٹھانے سے پیشتر آپ نے فارسی زبان میں ایک خط پیر صاحب العلم کی خدمت میں بھیجا۔ اور ان سے یہ درخواست کی۔

"ہم تو دنیادار ہیں اور روحانی آنکھ سے اندھے ہیں اور آپ لاکھوں انسانوں کے پیشوا اور راہنما ہیں۔ صاحب بصیرت ہیں۔ لہذا آپ حلفاً جواب دیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مہدویت و مسیحیت اپنے دعوے میں صادق ہیں یا کاذب؟ اگر آپ نے جواب نہ دیا اور سچے ہوئے اور ہم ہدایت سے محروم ہو گئے۔ تو آپ خدا کے نزدیک اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ اور اگر وہ جھوٹے ہیں۔ اور ہم نے نادانی سے ان کو مان لیا۔ تو ہماری گمراہی کا وبال آپ کے سر ہوگا"۔

جناب پیر رشید الدین صاحب العلم نے اس خط کے جواب میں بعد القاب و آداب اپنی تین شہادتیں سیٹھ صاحب کو لکھ کر بھیجیں جو یہ تھیں۔

پیر صاحب العلم کی تین شہادتیں

شہادت اوّل:۔ حلقہ کرکے

ہمارے سلسلہ کا دستور ہے کہ مابین نماز مغرب و عشاء ہم اپنے مریدوں کے ساتھ ذکر الٰہی کیا کرتے ہیں۔ ایک روز اس حلقہ میں بحالت کشف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو ہم نے آپؐ سے سوال کیا کہ یا حضرت یہ شخص مرزا غلام احمد کون ہے؟ تو آپ نے جواب دیا۔ "از ما ست" یعنی ہماری طرف سے ہے۔

شہادت دوئم۔ ہما

خاندان کا طریقہ ہے کہ بعد از نماز عشاء ہم کسی سے کلام نہیں کرتے۔ اور سو جاتے ہیں۔ یہی سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے ایک دن خواب میں ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ تو ہم نے سوال کیا کہ حضور مولویوں نے اس شخص پر کفر کے فتوے لگائے ہیں۔ اور اسکو جھٹلاتے ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا

"در عشق ما دیوانہ شدہ است"

یعنی ہمارے عشق میں دیوانہ ہے

شہادت سوئم۔ ہمارے

سلسلہ اور خاندان نجگدار ہے

جماعت احمدیہ کی انتالیسویں ۳۹ مجلس مشاورت

مورخہ ۲۴ تا ۲۷ اپریل ۵۸ء بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی انتالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۴-۲۵-۲۶-۲۷ شہادت ۱۳۳۷ھش مطابق ۲۴ تا ۲۷ اپریل ۱۹۵۸ء جمعرات جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعتہائے احمدیہ مطلع رہیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

السنؑ تھے ہم روزانہ رات کو تین بجے کے بعد اٹھتے ہیں۔ اور بعد نماز تہجد کروٹ پر لیٹے رہتے ہیں اور اسی وضو سے صبح کی نماز پڑھتے ہیں کہ یہ بھی سنت رسولؐ ہے۔ ایک دن اسی کروٹ لیٹنے کی حالت میں کچھ غنودگی طاری ہوئی اور آنحضرت صلعم تشریف فرما ہوئے اس وقت ہماری حالت بین اور بیداری کے درمیان تھی تو ہم نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی یا رسول اللہ اب تو سارا ہندوستان چھوڑ عرب کے علماء نے بھی کفر کے فتوے دیئے ہیں تو آپؐ نے بڑے جلال میں تین بار فرمایا "ھو صادق" "ھو صادق" "ھو صادق" (یعنی) وہ سچا ہے۔ وہ سچا ہے۔ یہ ہے سچی گواہی جو ہمارے پاس ہے۔ ہم آپ کی قسم سے سبکدوش ہو گئے۔ ماننا نہ ماننا آپ کا کام ہے۔

راقم رشید الدین پیر صاحب العلم

اس کے بعد جولائی یا اگست ۱۸۹۶ء میں حضرت سیٹھ صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت بذریعہ تحریر کر لی اور دن بدن خدا کے فضل سے اخلاص میں ترقی کرتے چلے گئے۔ بیعت کے بعد آپ کی شدید مخالفت شروع ہو گئی آپ نے خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا۔ آپ کے فرزند سیٹھ ہاشم صاحب نے بتایا کہ ایک دفعہ متعدد علماء نے والد صاحب کو لکھا کہ آپ اکیلے ہوں گے اور ہم سب آپ کو سمجھانے آئیں گے آپ نے ان کی اس بات کو منظور کر لیا اور اس طرح بجائے اس کے کہ وہ سمجھاتے خدا نے والد صاحب کے لئے تبلیغ اور اتمام حجت کا موقعہ پیدا کر دیا۔ اور آپ نے دل کھول کر ان کو تبلیغ فرمائی۔ ایک موقعہ پر آپ نے اپنے ابتدائی زمانہ میں حضرت اقدس علیہ السلام کو لکھا کہ میں تین وقت یعنی ظہر، عصر و مغرب کی نمازیں مسجد میں ادا کرنے جاتا ہوں لیکن تینوں وقت مجھے شدید گالیاں سننی پڑتی ہیں آپ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ آپ جمعہ کی نماز زین الدین ابراہیم صاحب انجنیئر کے ساتھ پڑھا کریں وہ مخلص احمدی ہیں۔ اور باقی نمازیں آپ دکان پہ ہی ادا کر لیا کریں۔

قادیان میں آمد

آپ ۱۸۹۸ء میں پہلی بار قادیان آئے آپ کو حضرت اقدس علیہ السلام کے اس عربی خطبہ کے سننے کا شرف بھی حاصل ہوا جس کا نام خطبہ الہامیہ ہے۔ اس موقعہ پر مسجد اقصےٰ میں بعد نماز عصر ایک گروپ فوٹو بھی لیا گیا جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خدام ہیں اس گروپ میں سیٹھ صاحب بھی شریک ہیں .... یہ فوٹو سیٹھ صاحب کے گھر موجود ہے۔ اس پر ۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ بموقعہ خطبہ الہامیہ لکھا ہے۔

۱۹۰۲ء میں مصلح موعود کا تعین

۱۹۰۲ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی پہلی شادی جناب ڈاکٹر رشید الدین صاحب مرحوم کے ہاں قرار پائی تو آپ نے اکتوبر میں ایک سرخ رنگ کی ترکی ٹوپی عمدہ مخملی بنوائی اور اس پر سلمہ سے یہ الہام لکھوایا۔

"مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء"۔

اور حضرت اقدس سے درخواست کی کہ نکاح کے وقت یہ ٹوپی دولہا کو پہنا دی جائے۔ اس کے علاوہ ایک ریشمی اوڑھنی جس میں زریں فیتے وغیرہ ٹانکے تھے۔ دولہن کے لئے بھجوائی۔ اس کے جواب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

نقل مکتوب مبارک

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء

محبی عزیزی اخویم سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب سلمہ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا محبت نامہ اور اخلاص کا تحفہ جو آپ نے برخوردار محمود اور بشیر کی شادی کی تقریب پر بھیجا ہے یعنی ایک ٹوپی اور ایک اوڑھنی پہنچ گیا ہے۔ میں آپ کے اس محبانہ تحفہ کا شکر کرتا ہوں۔ اور آپ کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو دین اور دنیا میں اس کا اجر بخشے۔ آمین باقی خیریت۔ والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ"

مکرم سیٹھ صاحب کے پاس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد خطوط تھے جن میں سے کچھ حضرت عرفانی صاحب مرحوم نے شائع فرمائے تھے۔ کچھ ابھی تک موجود ہیں جو عنقریب ان کے سوانح حیات کے ساتھ ان کے فرزند آدم اسمٰعیل صاحب شائع کرنے والے ہیں۔ لیکن اس خط کے ساتھ سیٹھ صاحب کو اس درجہ انس تھا کہ اسے اپنے سے جدا کرنا ہرگز گوارہ نہ فرماتے۔ چنانچہ خود اپنے ایک مطبوعہ خط میں جو آپ نے شیخ اعجاز احمد صاحب کو لکھا تھا۔ تحریر فرمایا:-

"اس کی ایک فوٹو نقل دس روپیہ خرچ کر کے شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کی درخواست پر اتار کر دی تھی۔ کیونکہ انہوں نے وہ اصلی خط مانگا تھا اور میں وہ اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا اس لئے دس روپیہ خرچ گوارا کیا۔ مگر خط کو تبرکاً اپنے پاس ہی رہنے دیا جو آج تک موجود ہے۔"

(ریویو ماہ اپریل ۱۹۴۴ء)

مذکورہ بالا خط سے ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو ہی مصلح موعود سمجھتے تھے۔ اگر ایسا نہ تھا تو یہ کیونکر ممکن ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک صحابی اس الہام کو جو مصلح موعود کے حق میں ہے۔ حضور پر چسپاں کرتا ہے اور ٹوپی پر کشیدہ کروا کر تحفہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرتا ہے تو آپؑ بجائے اس کی غلطی کی اصلاح فرمانے کے خوشی کا اظہار فرماتے اور شکر کے ساتھ اس کے حق میں دینی و دنیوی فلاح کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ حضور کا یہ فعل اس امر کی بیّن دلیل ہے کہ آپ حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کو اس الہام کا مصداق اور مصلح موعود سمجھتے تھے

عادات بہت عرصہ تک سیٹھ صاحب نے جماعت بمبئی کی امارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ ان کی بعض ڈائریوں کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مرکز کی ہر تحریک کو وہ نوٹ فرما لیتے اور جماعت کو پہنچاتے۔ اور اس پر عملدرآمد کراتے تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان خطوط کو جو حضور نے سیٹھ صاحب کو جواب میں روانہ فرمائے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سیٹھ صاحب کی یہ عادت اور طریق تھا کہ آپ جو خط حضورؑ کو بھیجیں اس کے ساتھ دس روپیہ کم از کم ضرور روانہ فرماتے تھے بمبئی کے زمانہ ... قیام میں اکثر بیشتر سلسلہ کے بزرگان و مبلغین کی میزبانی کا شرف بھی حاصل ہوتا تھا۔

۱۹۴۲ء میں جب راقم الحروف پہلی دفعہ بمبئی گیا تو میرے والد محترم مولانا ذوالفقار علی خانصاحب گوہر مرحوم کی وجہ سے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور اندرون خانہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عمامہ مبارک کا ایک ٹکڑا لا کر مجھے عطا فرمایا۔ خاکسار نے اس ٹکڑے اور ایک کاغذ پر لکھ کر سیٹھ صاحب کے دستخط نیز تین اور معزز احمدیوں کے دستخط کرائے تاکہ تاریخی طور پر مستند ہو جائے۔ آپ کا یہ عطیہ آج تک میرے پاس ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء آپ تہجد گذار تھے۔ آپ قادیان جاتے تو جو آپ سے ملتا یا آپ کا کام کرتا اس کا نام اور پتہ نوٹ فرما لیتے تھے

قیام پاکستان کے بعد آپ نے کراچی میں بودوباش اختیار فرمائی اور باوجود ضعیفی کے جمعہ اور جماعت کے دیگر اہم اجتماعات میں شرکت فرماتے۔ پہلی بار مکرم چوہدری عبداللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی جب بطور امیر منتخب ہوئے تھے۔ اس جلسہ کی صدارت حضرت سیٹھ صاحب مرحوم نے کی تھی۔

آخری ایام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ جب کبھی کراچی میں تشریف لاتے تو سیٹھ صاحب جب تک معانقہ نہ کر لیتے مطمئن نہ ہوتے۔ ہمیشہ یہ کوشش کرتے کہ حضور کی دعوت کریں اور ہم طعامی کا شرف حاصل کریں۔ ۱۹۵۳ء سے آپ کی صحت گرنی شروع ہوئی۔ اس سال ایک دفعہ غیر معمولی طور پر آپ کے جسم سے خون نکلا۔ طبی ہدایت کے ماتحت تین دفعہ خون داخل کیا گیا۔ جس سے آپ کسی قدر چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے۔ آپ ربوہ بھی تشریف لے گئے نیز بمبئی بھی گئے۔ ۱۹۵۷ء میں پھر ایک دفعہ خون نکلنے کی وجہ سے بے حد لاغر ہو گئے — یادداشت اور قوت شناخت میں فرق آ گیا — کبھی تو ایسا ہوتا کہ آپ آنے جانے والوں کو پہچان لیتے اور کبھی نہیں۔

دسمبر ۱۹۵۷ء کی یکم تاریخ آپ کو بخار ہوا اور ساتھ ہی نمونیہ ہو گیا جس کی وجہ سے ایک پھیپھڑا خراب ہو گیا۔ علاج مسلسل کیا جاتا رہا۔ ۸ تاریخ کو طبیعت بحال معلوم ہوتی تھی۔ لیکن دراصل وہ افاقۃ الموت تھا۔ آپ کچھ بولتے تھے لیکن نقاہت کے باعث آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ چھ سات کا لفظ سنا گیا اور یہ کہ "رضاو" یعنی "اجازت دو" پھر کبھی اشاروں سے یہ معلوم ہوتا کہ آپ نماز پڑھ رہے اور دعا کر رہے ہیں۔ سیفہ کے ذریعہ دوائی پلائی جاتی تو ہاتھ سے ہٹا دیتے دودھ یا پانی پی لیتے۔ دو بجے دوپہر کو حالت بہت بگڑ گئی۔ ڈاکٹروں کی تجویز کے مطابق خون دیئے جانے کا انتظام کیا جانے لگا۔ لیکن ۳ بجکر ۱۰ منٹ پر آپ داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

رپورٹ عطیہ جات برائے نصرت انڈسٹریل سکول

نصرت انڈسٹریل سکول جو کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام دفتر لجنہ اماء اللہ میں کھلا ہوا ہے۔ اس کے لئے جو عطیہ جات دسمبر ۵۷ء میں نقد یا بصورت وعدہ جات حاصل کئے گئے ہیں کی فہرست پیش ہے۔ نقد وصولی ۸۳۱/۱۱/۳ ہے اور وعدہ جات کی میزان ۱۳۱۸/-/- روپے ہے۔ اس طرح کل رقم ۲۱۴۹/۱۱/۳ ہوتی ہے۔

جن احباب نے نقد ادا کر دئیے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ نیز جن احباب نے ابھی صرف وعدہ کیا ہے براہ مہربانی وہ بھی جلد از جلد اپنا وعدہ پورا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

بیگم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
سیکرٹری نصرت انڈسٹریل سکول۔ ربوہ

نام معطی	نقد	وعدہ	صورت ادائیگی
حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	۱۰-۰-۰		
بیگم شیخ محمد محسن صاحب مل اونر لائلپور	۲۰۰-۰-۰	۴۷۵-۰-۰	سو روپیہ ماہوار کے حساب سے ادا کریں گی۔
بلقیس بیگم صاحبہ ہمشیرہ ڈاکٹر محمود الحسن صاحب	۰-۰-۰	۱۰-۰-۰	جنوری میں بھجوانیکا وعدہ کیا
شمیم بیگم صاحبہ ہمشیرہ سرجن محمود الحسن صاحب	۰-۰-۰	۱۰-۰-۰	جنوری میں " "
بیگم مسعودہ نبی اللہ صاحب ماڈرن موٹرز کراچی	۱۰۰-۰-۰		
بیگم چوہدری مختار احمد صاحب نواب شاہ	۱۰۰-۰-۰		
بیگم قاضی منظور الحق صاحب کراچی		۲۰-۰-۰	تین ماہ کے عرصہ میں بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں گی
بیگم نذیرہ نذیر احمد صاحب چوہدری چک ۳۰ ٹی ڈی اے		۱۰۰-۰-۰	جلد بھجوانیکا وعدہ کیا
بیگم چوہدری اسد اللہ خانصاحب لاہور	"	۲۰-۰-۰	جلد ادائیگی کا وعدہ کیا
بیگم چوہدری عزیز احمد صاحب داتہ زیدکا والے	وصول	۵-۰-۰	"
بیگم امۃ الحفیظ سرفراز احمد صاحب سیالکوٹ	"	۵-۰-۰	" "
بیگم چوہدری شریف احمد صاحب چک ۸۸۰ لائلپور	"	۵-۰-۰	" "
بیگم چوہدری رشید احمد صاحب " "	"	۵-۰-۰	
بیگم عبدالسلام صاحب کھیرج والے	۱۰-۰-۰		
بیگم قاضی اختر صاحب لاہور	۵-۰-۰		
ڈاکٹر نصیرہ عنایت اللہ صاحب چنیوٹ		۵-۰-۰	جنوری میں بھجوانیکا وعدہ کیا
کھادجہ ڈاکٹر نصیرہ صاحبہ		۱۰-۰-۰	" "
بیگم بشارت احمد صاحب یونائیٹڈ بس والے سرگودھا۔		۵۰-۰-۰	
امۃ الرشید صاحبہ		۱-۰-۰	جلد ادائیگی کا کہا
عبدالمجید صاحب پراچہ سرگودھا چھوٹا بچہ تھا۔	۱-۰-۰		
حفیظہ بیگم صاحبہ	۲-۰-۰		
بیگم عبدالقادر صاحب		۲-۰-۰	
بیگم عطیہ مبارک احمد صاحب پراچہ سرگودھا		۱۵-۰-۰	جنوری میں بھجوا دینے کا کہا
بیگم وحید	۱-۰-۰		
نام نہیں آتا	۱-۰-۰		
والدہ چوہدری شاہ نواز صاحب	۵-۰-۰		
بیگم حفیظ محمد نواز صاحب۔ لاہور	۵-۰-۰		
چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی	۱۰-۰-۰	۴۰-۰-۰	دس روپے ماہوار یا یکمشت
چوہدری منیر احمد صاحب کوٹلی ضلع شیخوپورہ	۵-۰-۰		
خالد سعید	۱-۰-۰		
بیگم چوہدری منور احمد صاحب برما شیل والے۔ لاہور		۱۰-۰-۰	جنوری میں بھجوا نیکا کہا
والدہ چوہدری غلام اللہ صاحب دولت پور والے		۵-۰-۰	جنوری میں بھجوانے کا وعدہ
چوہدری بشیر احمد صاحب بھنگوال والے	۲۰-۰-۰		
بیگم چوہدری عبدالمالک صاحب	۵-۰-۰		
بیگم چوہدری بشارت احمد صاحب	۵-۰-۰		
بیگم محمودہ حفیظ احمد صاحب	۱۰-۰-۰		
چوہدری حفیظ احمد صاحب	۱۰-۰-۰		
بیگم حمید احمد صاحب کلیم راولپنڈی	۱۰-۰-۰		
چوہدری محمد اعظم صاحب تحصیلدار	۳-۱۱-۱		
چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ	۵-۰-۰		
چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری	۵-۰-۰		
مجیدہ بیگم صاحبہ ڈسکہ	۳-۰-۰		
بیگم چوہدری محمد حسین صاحب	۱-۰-۰		
چوہدری محمد نقی صاحب بیرسٹر۔ لاہور		۱۰۰-۰-۰	جنوری میں بھجوائیں گے
بیگم عزیزہ رحمت اللہ صاحب کمانڈر	۳۰-۰-۰		
بیگم حفیظ اعجاز احمد صاحب لاہور	۱۰-۰-۰		
بیگم ناصرہ عزیز احمد صاحب میجر راولپنڈی	۱۵-۰-۰		
بیگم قیوم آفتاب احمد صاحب نواب شاہ	۲۰-۰-۰		
چوہدری محمود نواز صاحب شاہ نواز لمیٹڈ		۳۶۵-۰-۰	سو روپے کا چیک جنوری میں اور پھر ۲۵ روپے ماہوار کے حساب سے
بیگم مبارک محمود احمد صاحب لاہور	۲۰-۰-۰		
بیگم چوہدری غلام سرور صاحب چک ۵۵ ٹی ڈی اے - ۲		۱۰-۰-۰	جنوری میں بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں گے۔
بیگم چوہدری محمد لطیف صاحب		۵۰-۰-۰	
چوہدری حفیظ احمد صاحب وکیل سیالکوٹ	۵-۰-۰		
چوہدری غلام سرور صاحب چک ۵۵ ٹی ڈی اے - ۲	۱۰-۰-۰		
چوہدری نصر اللہ خانصاحب " "	۵-۰-۰		
چوہدری عطاء اللہ خانصاحب لاہور		۲۰-۰-۰	جلد ادا کر دیں گے۔
چوہدری اقبال احمد صاحب بریگیڈیر	۱۰-۰-۰		
بیگم امۃ السلام اقبال احمد صاحب بریگیڈیر	۲۰-۰-۰		
بیگم چوہدری عزیز احمد صاحب سیشن جج جھنگ	۱۰-۰-۰		
بیگم نسیمہ عطاء اللہ صاحب کرنل لاہور	۱۵-۰-۰		
بیگم سیدہ محمود الحسن صاحب سرجیکل سپیشلسٹ	۲۰/-/-		
بیگم نصرت شریف احمد صاحب لائلپور	۲-۰-۰		
بیگم انیسہ الیاس لائلپور	۱۰-۰-۰		
بیگم چوہدری محمد سعید صاحب حیدرآباد	۲۵-۰-۰		
بیگم فرخندہ مشتاق احمد صاحب باجوہ	۵-۰-۰		
والدہ چوہدری محمد نسیم صاحب	۳-۰-۰		
چوہدری منور احمد صاحب برما شیل لاہور	۵-۰-۰		
بیگم بشارت احمد صاحب پراچہ	۵۰-۰-۰		
میزان	۸۳۱/۱۱/۳	۱۳۱۸/-/-	۲۱۴۹-۱۱-۳

درخواست دعا:۔ مجھے دل کے مقام پر ابھی تک کچھ تکلیف باقی ہے میں گھر میں باقاعدہ ضروری ادویہ کا استعمال کر رہا ہوں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے کام کرنے والی لمبی زندگی جس میں سلسلہ کی خدمت کر سکوں عطا فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر غلام مصطفےٰ از ربوہ)

اشیائے گمشدہ

۱ - مورخہ ۲۹/۱۲/۵۷ کو ۸ بجے صبح لالہ موسےٰ کو جانیوالی گاڑی میں بستر رکھا گیا تھا۔ لیکن ڈنگہ اسٹیشن پر اتارنے سے رہ گیا۔ بستر میں مندرجہ ذیل اشیاء ہیں
۱- ایک رضائی سرخ رنگ کی چھینٹ کی۔
۲- ایک تلائی سرخ رنگ کی دیسی کپڑے کی ٹھیکی ہوئی
۳- ایک تکیہ جس میں نیلے رنگ کا غلاف ہے۔
۴- ایک کھیس سفید جس کی کناری پر سیاہ ڈوری ہے۔
۵- ایک چادر بستر کی سفید زمین کی۔
اگر کسی دوست کو علم ہو تو اطلاع دے کر ممنون فرمادیں۔

چوہدری محمد ابراہیم احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سماعیلہ ڈاکخانہ چنن براستہ ڈنگہ۔ ضلع گجرات

۲ - مورخہ ۳۰/۱۲/۵۷ کو ربوہ کے اسٹیشن پر میرا ایک تھیلہ جس میں چند دوائیاں تھیں۔ وصیت کے سرٹیفکیٹ اور رسیدات تھیں رہ گیا۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو۔ تو وہ مجھے امیر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ یا میرے لڑکے ایم عبدالغنی دی سیالکوٹ سنٹرل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ سیالکوٹ کے پتہ پر اطلاع دیکر مشکور فرمادیں۔ (ایم خیرالدین ڈسکوی)

درخواست ہائے دعا

۱ - محترمہ استانی برکت بی بی صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سیکرٹری لجنہ گجرات)

۲ - میرے والد محترم مستری غلام نبی صاحب ایک لمبی بیماری کے بعد ڈسٹرکٹ ہسپتال لائل پور میں داخل ہوئے ہیں۔ ڈاکٹروں نے ایکسریز کے بعد اپریشن کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ تکلیف بہت ہے۔ احباب سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔
محمد احمد منیر ولد غلام نبی مائی دی جھگی لائلپور

۳ - میری اہلیہ بوجہ بخار و تلی جگر عرصہ چار ماہ سے بہت بیمار ہے۔ احباب صحت کیلئے دعا فرمادیں۔ (مقبول احمد بھٹی لائلپور)

۴ - خاکسار ورنیکلر مڈل امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد رشید شاد چوہڑکانہ منڈی)

۵ - خاکسار کے والد محترم ڈاکٹر محمد احسان صاحب اور والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔
(محمد الطاف صدیقی پورن نگر سیالکوٹ شہر)

۶ - میری بیوی حنیفہ بی بی عرصہ ایک سال سے بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے۔
محمد علی احمدی چک نمبر ۱۲۰ چیلے کی ضلع شیخوپورہ نزد سانگلہ ہل

۷ - فدوی نے امسال اپریل میں یونیورسٹی کا امتحان دینا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا فرمادیں (خاکسار اظہر ملک راولپنڈی)

۸ - میرے بھائی رحمت اللہ جو کہ ہانگ کانگ میں ملازمت کرتے ہیں کو درد گردہ کی شکایت ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(محمد مکرم طالب علم ربوہ)

۹ - میرا لڑکا چوہدری سلطان احمد چیمہ عنقریب میرے پاس ولایت ٹیکنیکل تعلیم کے لئے پہنچ رہا ہے۔ احباب اس کے یہاں خیریت سے پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔ (کیپٹن محمد حسین چیمہ ۵۱ ایبٹ روڈ۔ ساؤتھ آل مڈل سیکس انگلینڈ)

تصحیح: مورخہ ۲۶ جنوری کے پرچہ میں صفحہ ۵ پر چندہ "وقفِ جدید" کے سلسلہ میں جو فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس میں نمبر ۱۳ و ۱۴ کی رقموں کے اندراج میں کچھ غلطی ہوگئی ہے۔ احباب یوں تصحیح فرمالیں۔
۱۳- مستری عبدالحکیم صاحب دارالرحمت غربی ربوہ -/-/۱۲
۱۴- حکیم بشیر احمد محمد صاحب " -/-/۶

سابق فوجیوں کے بچوں کے لئے میٹرک تک مفت تعلیم کا منصوبہ

بری فوج کے چیف آف سٹاف جنرل موسیٰ کا لاہور میں انکشاف

لاہور ۲۷ جنوری۔ پاکستان کے بری فوج کے چیف آف سٹاف لفٹنٹ جنرل محمد موسیٰ نے کل کہا کہ جنرل ہیڈ کوارٹرز سابق فوجیوں کو ہر [illegible] نی سہولت مہیا کرنے کی تہ دل سے کوشش کر رہا ہے۔

کل لاہور چھاؤنی کے فورٹریس سٹیڈیم میں سابق فوجیوں کے سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ جنرل ہیڈ کوارٹرز نے فیصلہ کیا ہے کہ جو سابق فوجی اپنے آپ کو ریٹائرڈ فوجیوں کی خدمت کرنے پر وقف کرنے پر تیار ہوں انہیں اعزازی کمیشن دیا جائے گا۔ اس فیصلے کی وضاحت کرتے ہوئے چیف آف سٹاف نے کہا کہ ہر ضلع میں سولجرز بورڈ کی از سر نو تنظیم کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ہر ضلع میں سابق فوجیوں کی ایک ایسوسی ایشن بھی قائم کی جائے گی۔ جو ان کے مسائل حل کرنے میں مدد دے گی۔

سابق فوجیوں کے بچوں کے لئے تعلیمی سہولیات کا ذکر کرتے ہوئے لفٹنٹ جنرل موسیٰ نے انکشاف کیا کہ انہیں میٹرک تک مفت تعلیم دینے کی ایک سکیم محکمہ تعلیم کو بھیجی گئی ہے اور توقع ہے کہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کرے گی۔ اور سکیم کا جلد ہی اعلان کر دیا جائے گا۔

آپ نے مزید انکشاف کیا کہ سابق فوجیوں کے لیے از ٹریننگ تعمیر نو فنڈ سے ضلع لاہور کے سابق فوجیوں کے بچوں کو وظائف بھی دیئے جا رہے ہیں۔

چیف آف سٹاف کی تقریر سے قبل سابق لفٹننٹ کرنل محمد اقبال نے سپاسنامہ پڑھا جس میں کہا گیا کہ [illegible] فوجی حب وطن کے جذبہ سے سرشار ہیں اور ملک جب بھی کسی آزمائش میں مبتلا ہوا وہ اپنے محبوب وطن اور اپنی آزادی کی حفاظت کیلئے جان و مال کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

پاکستانی کھلاڑیوں کو کاریں درآمد کرنے کی اجازت

چیف کنٹرولر درآمد و برآمد کیطرف سے ویسٹ انڈیز کے خلاف شاندار کھیل کا اعتراف

پوائنٹ پیر ۲۶ جنوری۔ حکومت پاکستان کے چیف کنٹرولر درآمد و برآمد نے ویسٹ انڈیز کے خلاف پہلے ٹسٹ میچ میں پاکستانی ٹیم کے شاندار کھیل کے اعتراف کے طور پر ٹیم کے تمام کھلاڑیوں کو کاریں درآمد کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

چیف کنٹرولر درآمد و برآمد مسٹر آئی اے خان نے جو پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کے نائب صدر بھی ہیں کپتان کاردار کے نام مبارکباد کا ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں کھلاڑیوں کو یہ مژدہ سنایا گیا ہے کہ وہ اپنے ساتھ کاریں پاکستان لا سکتے ہیں۔

دریں اثنا کاردار اور حنیف کو پاکستان اور دوسرے ملکوں سے مبارکباد کے پیغامات برابر موصول ہو رہے ہیں۔ حنیف کو اب تک سو تار مل چکے ہیں۔ جن میں صدر سکندر مرزا کا تار بھی شامل ہے۔ ویسٹ انڈیز کے لوگ بھی جو کرکٹ کے شیدائی ہیں، حنیف کی تواضع اور خیر مقدم میں پیش پیش ہیں۔ اور انہیں اتنی دعوتیں موصول ہوتی ہیں کہ ان کے لئے ہر ایک میں شرکت کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

مقامی اخبارات بھی پاکستان کے اس ننھے ہیرو کی مدح میں کسی سے پیچھے نہیں "ٹری نی ڈاڈ گارجین" نے حنیف کو "قوتِ برداشت کا بادشاہ" کا خطاب دیا ہے

فرانسیسی حکومت کی خارجہ پالیسی کی توثیق

پشاور ۲۴ جنوری۔ فرانس کی قومی اسمبلی نے گذشتہ رات موسیو گیلارڈ کی خارجہ پالیسی کی تائید کا ووٹ پاس کر دیا۔ ۳۴۲ ممبروں نے حکومت کے حق میں اور ۲۴۴ نے خلاف ووٹ دیئے۔

۱۰ - میرا بھانجا عزیزم مبشر احمد طاہر احمد پور شرقیہ میں بیمار ہے۔ احباب اس کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
سید انور گیلانی
ضیاء الاسلام پریس ربوہ

۱۱ - میرا چھوٹا بھائی مرزا کلیم احمد کئی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے صحتِ کاملہ عطا فرماوے۔ آمین
مرزا سعید احمد
کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔

مصر اور شام میں جلد ہی الحاق ہو جائیگا

صدر کرنل جمال عبد الناصر کا بیان

قاہرہ ۲۸ جنوری مصر کے صدر کرنل جمال عبد الناصر نے بتایا ہے کہ مصر اور شام کے الحاق کے متعلق قطعی فیصلہ ہو چکا ہے اور جلد ہی شام اور مصر میں الحاق ہو جائے گا

صدر ناصر نے یہ اعلان امریکی اخباری نمائندوں سے گفتگو کے دوران میں کیا۔ یہ نمائندے عالمی دورہ کے سلسلہ میں مصر پہنچے ہیں۔

صدر ناصر نے انہیں بتایا کہ مصر اور شام کے الحاق کے متعلق بعض تفصیلات طے کرنا باقی ہیں۔ ویسے ہم میں اس سلسلہ میں اہم امور پر اتفاق رائے ہے۔

روسی امداد کا ذکر کرتے ہوئے کرنل ناصر نے کہا کہ ہم نے جو روسی امداد قبول کی ہے اس سے مصر مسلمانوں میں انتشار دور کرنے کا کام لے گا۔ جب لوگوں کو کھانے کے لئے ملتا ہے۔ وہ کمیونزم کی جانب مائل نہیں ہوتے۔ ہم نے جو امداد لی ہے۔ اس سے ہم غربت دور کر کے کمیونزم کا استیصال کرینگے

خریداران الفرقان کے لئے

ضروری اطلاع

کاغذ کا پرمٹ آنے میں دیر کے باعث فروری کا رسالہ مقررہ تاریخ یعنی ۵ رفروری کو شائع نہ ہو سکے گا۔ امید ہے فروری کا نمبر پندرہ تاریخ کو خریداران حضرات کے نام پوسٹ ہو جائیگا احباب مطلع رہیں۔

مینجر رسالہ الفرقان۔ ربوہ

آیا کی ضرورت

ایک تجربہ کار آیا کی ضرورت ہے۔ جو نو دس ماہ عمر کے بچے کی نگہداشت کر سکے۔ معاوضہ اور دیگر امور کے متعلق بھی اطلاع دی جائے۔ تاکہ فوری فیصلہ ہو سکے۔ درخواستیں بنام پرائیویٹ سیکرٹری بھجوائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

کوٹھیاں کرایہ کے لئے

قصر خلافت کے بالکل قریب چند کوٹھیاں کرایہ کے لئے خالی ہیں۔ خواہشمند احباب کرایہ اور دیگر معلومات کے لئے پرائیویٹ سیکرٹری سے خط و کتابت کریں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ضروری اعلان

بعض احباب نکاح اور ولادت کے اعلانات الفضل میں شائع کرنے کے لئے ارسال کر دیتے ہیں۔ لیکن ان کی اجرت اشاعت ارسال نہیں کرتے جس کی وجہ سے وہ اعلانات جلد شائع نہیں ہو سکتے۔ لہذا جو احباب چاہتے ہیں کہ ان کے مرسلہ اعلانات فوراً شائع ہو جایا کریں۔ وہ اپنے اعلانات کے ساتھ ہی ان کی اجرت اشاعت بھی ارسال کیا کریں۔ اجرت اعلان نکاح پانچ روپے ہے اور اعلان ولادت ۲ دو روپے

مینجر الفضل۔ ربوہ

حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم کے حالات زندگی

(بقیہ صفحہ ۵)

سیٹھ صاحب کے اعزا۔ میمن قوم کے معززین جماعت کے افراد سیٹھ صاحب کے مکان پر جمع ہو گئے۔ تجہیز و تکفین کے بعد آپ کا جنازہ میمن قبرستان میں لے جایا گیا جہاں خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی اور پھر اس قبرستان میں ان کی نعش کو سپرد خاک کیا گیا۔ مکرم جناب چوہدری عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ نے تمام احباب سمیت سیٹھ صاحب رضی اللہ عنہ کی ترقی درجات کے لئے لمبی دعا کی اور آپ کے بچوں اور رشتہ داروں کو صبر کی تلقین فرمائی۔ اور ایسے مواقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جو طریق ہوا کرتا اس کو بیان فرمایا۔ میں اس موقعہ پر ان تمام معززین کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جنہوں نے سیٹھ صاحب کی تجہیز و تکفین میں جماعت احمدیہ کی مدد فرمائی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

احباب جماعت سے گذارش ہے، کہ جو دوست حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کے حالات زندگی کے متعلق جو کچھ جانتے ہوں وہ تحریر فرما کر انجمن احمدیہ بندر روڈ کراچی کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔ تاکہ ان امور کو اس کتاب میں شامل کیا جائے جو سیٹھ صاحب کے لڑکے سیٹھ صاحب کے حالات زندگی کے متعلق شائع کرنا چاہتے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴